21673-کیا اسے طہارت قلب میں مشغول رہنا چاہیے یا نفلی کاموں میں؟

سوال

افضل کیا ہے آیا دل میں پائی جانے والی ان بیماریوں کا علاج جواللہ تعالی کو ناپسند ہیں، مثلا: حسد وبغض، اور کینہ وخیانت، تکبر وریاکاری اور دکھلاوا، اور شہرت، اور قسوۃ قلبی وغیرہ جن کا تعلق دل کی گندگی اورچھپاؤ کے ساتھ ہے، ان کا علاج افضل ہے یا پھر ظاہر اعمال سرانجام دینے کا، مثلا: نماز، روزہ، اور دوسری نفلی عبادات اورنذریں وغیرہ، لیکن دل میں ساری بیماریاں موجودرہیں، فتوی دے کر عنداللہ ماجورہوں؟

پسندیدہ جواب

اس میں سے کچھ تواس کے ذمہ واجب ہیں، اورواجب چیز کوفضیلت حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا حدیث قدسی میں فرمان ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

"میرا بندہ میرے اتنا قریب کسی اورچیز سے نہیں ہوتا جتنا میرے فرض کردہ اعمال سرانجام دینے سے ہوتا ہے"

پھر فرمایا:

"میرا بندہ نوافل کی ادائیگی کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں"

اورپھر ظاہری اعمال تواس وقت تک صالحہ اور مقبول ہی نہیں ہوسکتے جب تک اس کا واسطہ دل سے نہ ہو، کیونکہ دل بادشاہ کی حیثیت رکھتا ہے، اورباقی سارے اعضاء اس کے فوج اور لشکری ہیں، لھذا جب بادشاہ خود ہی خراب اورگندہ ہوجائے توفوجی بھی خراب ہوجاتے ہیں، اوراسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خبردار! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صحیح اوردرست ہوجائے تو سارا جسم صحیح اوردرست ہوجاتا ہے، اورجب وہ خراب اورفاسد ہوجائے توسارا جسم بھی خراب اورفاسد ہو جاتا ہے"

اوراسی طرح قلبی اعمال کا جسمانی اعمال میں اثرانداز ہونا ضروری اورلازمی چیز ہے، اورجب واجب کردہ چیز کومقدم کیا (چاہے) اسے باطنی یا ظاہری کا نام دیا جائے، توہوسکتا ہے جسے باطنی کے نام سے موسوم کیا جارہا ہے وہ زیادہ واجب ہوں، مثلا: حسد، بغض اور تکبر ترک کرنا، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے زیادہ واجب ہے، اور بعض اوراوقات ظاہر کے نام سے موسوم کیے جانے والے اعمال افضل اوربہتر ہوتے ہیں: مثلا قیام اللیل، کیونکہ یہ عمل دل میں پائے جانے والے بعض خیالات مثلا رشک وغیرہ کوصرف ترک کرنے سے زیادہ بہتر اورافضل ہے۔

اورباطنی اورظاہری میں سے ہر ایک عمل دوسرے کا مددومعاون ہے اوراس کی مدد کرتا ہے، اور نماز برائی اور بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی، اورخشوع وخضوع وغیرہ کوپیدا کرتی ہے، اس کے علاوہ بھی عظیم الشان آثار پیدا کرتی ہے، جوافضل الاعمال میں شامل ہوتا ہے، مثلا صدقہ. واللہ تعالی اعلم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی، دیکھیں: مجموع الفتاوی (381/6).

لھذا باطن اورظاہر کی اصلاح کو علیحدہ علیحدہ نہیں کیا جاسکتا.

انسان جوظاہری عبادات اپنے اعضاء کے ساتھ سرانجام دیتا ہے ، بلاشبہ-جب اس سے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو-باطن میں مثبت اثرانداز ہوتی ہیں.

اس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ سلم میں ہے :

"کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جوسینے کا وحر ختم کر کے رکھ دے ، وہ ہر ماہ تین روزہ رکھنا ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (2386) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (2249) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حدیث میں استعمال شدہ لفظ وحرالصدر کا معنی سینہ میں پایا جانے والا بغض و کینہ اور حسد ہے.

قلبی بیماریوں کے اہم ترین علاج میں سے یہ ہے کہ ان امراض کے بارہ میں آنے والی شدید قسم کی وعید والی نصوص اور دلائل پر غور وفکر اور تدبر ہے.

مثلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (91).

اور جس حدیث میں آگ کا قول بیان ہوا ہے :

"مجھے متکبر قسم کے لوگوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4850) صحیح مسلم حدیث نمبر (2846)

اور ایک حدیث میں ہے :

"روز قیامت متکبر قسم کے لوگوں کو مردوں کی شکل میں ذرات کی طرح جمع کیا جائے گا"

جامع ترمذی حدیث نمبر (2492) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترمذی حدیث نمبر (2025) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تمہارے اندر تم سے پہلی امتوں کیبیماریاں حسد اور بغض سرایت کر چکی ہیں ، اور یہی کاٹ کر رکھ دینے والیاں ہیں ، میں یہ نہیں کہتا کہ بال مونڈ دینے والیاں ہیں ، لیکن دین کو کاٹ کر رکھ دیتی ہیں ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، تم اس وقت تک جنت میں نہیں داخل ہوسکتے جب تک کہ مؤمن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو ، کیا میں تمہیں یہ چیز پیدا کرنے والی نہ بتاؤں !السلام علیکم عام کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (2510) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2038) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

لهذا جو شخص بھی ان امراض قلب کی اس طرح کی وعیدوں پر بصیرت کی آنکھ سے غور وفکر کرتا ہے، بلاشبہ وہ اپنے دل کو پاک صاف کرنے کے لیے نفس کے خلاف جھاد کر رہا ہے، اور ایسا کرکے وہ اعضاء کے اعمال کی معاونت اور مدد کرتا ہے، اور اس کے ساتھ وہ دعا بھی کرتا ہے کہ اس کا دل حسد و بغض اور کینہ وحقد وغیرہ سے پاک صاف کردے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا مومنوں کی دعا کے متعلق فرمان ہے :

.{اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے بارہ بغض اور کینہ نہ رکھ}.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرما.

واللہ اعلم.